REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۳ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۲ نبوت ۱۳۴۰ ہش | ۱۲ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۱ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ کھانسی کی تکلیف ابھی ہے۔ مگر پہلے سے کافی کمی ہے۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بعض احباب سے ملاقاتیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ چونکہ احباب جماعت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے آجکل حضور کی ملاقات کا زیادہ موقعہ حاصل نہیں کرتے اس لئے طبعاً اپنے اخلاص کی وجہ سے اس معاملہ میں کافی تشنگی محسوس کرتے ہیں اور اس بات کی آرزو رکھتے ہیں کہ حضور کی صحت کے متعلق روزمرّہ کی مختصر طبّی رپورٹ کے علاوہ کبھی کبھی انہیں حضور کی خاص خاص ملاقاتوں کے حالات بھی پہونچتے رہیں۔ اسی غرض کے ماتحت میں نے کچھ عرصہ ہوا جب حضرت صاحب نخلہ میں تشریف رکھتے تھے ایک چائے کی پارٹی کا ذکر کیا تھا جو محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضور کی فرودگاہ کے متصل باغ میں دی تھی اور حضور اس میں شامل ہو کر کافی وقت تک ایک کرسی پر تشریف فرما رہے تھے۔ میرا یہ نوٹ الفضل میں چھپ چکا ہے۔

اب ذیل میں عزیز مرزا طاہر احمد سلمہ کی تیار کردہ رپورٹ کی بناء پر بعض اور خوشکن ملاقاتوں کا ذکر درج کیا جاتا ہے یہ بات تو جماعت کو معلوم ہی ہے کہ حضور اس بیماری میں بھی حسب حالات یعنی جب بھی طبیعت بہتر ہو مخلص دوستوں سے ملاقات فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسی دستور کے مطابق حضور نے ۸ نومبر ۱۹۶۱ء کو بھی بعض احباب کو ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور بڑے سکون اور خوشی کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

سب سے پہلے حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کے داماد یعنی **محمد اختر حفیظ صاحب** نے جو کراچی سے تشریف لائے تھے حضور سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات چند منٹ تک جاری رہی اور اس ملاقات کے دوران میں حضرت صاحب حکیم خلیل احمد صاحب کا تذکرہ فرماتے رہے اور اپنی قدیم یادداشت کی بناء پر فرمایا کہ ایک زمانہ میں حکیم صاحب مونگھیر کے ایک اشد مخالف احمدیت کے اعتراضوں کا بہت عمدہ جواب اخباروں میں بھجوایا کرتے تھے۔

اس کے بعد مشرقی بنگال کے تین مخلص واقف زندگی طلبہ یعنی **عبد السلام صاحب** اور **محمد مسلم صاحب** اور **انیس الرحمٰن صاحب** کی ملاقات ہوئی۔ ان کی ملاقات کے دوران میں حضور محترم مولوی عبد الواحد صاحب مرحوم آف برہمن بڑیہ بنگال اور مکرم چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم اور مکرم مولوی محمد صاحب سابق امیر جماعت ہائے بنگال کا محبت کے ساتھ ذکر فرماتے رہے۔

سب سے آخر میں **حاجی محمد فاضل صاحب** ربوہ ملاقات کے لئے آئے۔ حاجی صاحب چونکہ پنجابی کے شعروں میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے چند پنجابی شعر سنانے کی اجازت مانگی اور اجازت ملنے پر قریباً دس منٹ تک اپنی ایک پنجابی نظم سناتے رہے۔ جس میں افریقہ اور یورپ اور امریکہ وغیرہ میں **احمدی مجاہدین** کی شاندار قربانیوں اور کارناموں کا ذکر تھا۔ حضرت صاحب حاجی صاحب کی یہ نظم سنکر بہت محظوظ ہوئے۔ اور بعض موقعوں پر حاجی صاحب کے مخصوص انداز بیان پر ہنستے بھی رہے الغرض یہ ساری ملاقاتیں بہت دلچسپ اور مسرور کن رہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضرت صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے حضور کو پھر پہلے جیسی صحت اور قوت اور یکسوئی کے ساتھ جماعت کی راہنمائی کی طاقت عطا فرمائے۔ اور حضور گزشتہ کی طرح احباب کو زیادہ کثرت کے ساتھ لمبی لمبی ملاقاتوں میں اپنی زرّیں ہدایتوں سے نواز سکیں۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۹ نومبر ۱۹۶۱ء

جامعہ احمدیہ میں ایک مفید لیکچر

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار بوقت پونے تین بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں ″عیسائی عقائد میں ترمیم″ کے موضوع پر ایک عالمانہ تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ الامین للجمعیۃ العلمیہ الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت اور دعا کی تحریک

ربوہ ۱۱ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو اس ماہ کے اوائل میں برانکائٹس کی تکلیف ہو گئی تھی، اور ساتھ ہی بخار بھی تھا۔ بخار سے تو اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔ لیکن کھانسی کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۱/۱۱/۶۱ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام خدام کی شمولیت لازمی ہے۔

(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ)

مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات

— اناللہ وانا الیہ راجعون —

میرے خسر مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب جسونت بلڈنگ لاہور جو کہ عرصہ چار سال سے بعارضہ فالج بیمار تھے مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات ۲ بجے دوپہر لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش اسی روز بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی اور ۱۰ نومبر نماز جمعہ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ناسازیٔ طبع کے باوجود

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ نومبر ۶۱ء

قرآن اور حدیث

ایک لاہور کا ہفت روزہ رقمطراز ہے :-

" اگلے روز پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد مسٹر جسٹس محمد شفیع نے لائنز کلب کے اراکین کو خطاب کرتے ہوئے کہا (بقول سول اینڈ ملٹری گزٹ) پیغمبر اسلام محض ایک انسان تھے۔ جنہوں نے اگرچہ کوئی گناہ نہیں کیا لیکن وہ غلطی کر سکتے تھے۔ جسٹس شفیع نے اپنا دیا کھیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک آدمی (مراد پیغمبر اسلام) کے خیالات مسلمان کے لئے قانون کا درجہ حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن کی منشاء کے خلاف ہے۔ قانون سازی کا اختیار اللہ تعالیٰ اور محض اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

اس لئے مسٹر جسٹس شفیع نے کہا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ پیغمبر اسلام کی احادیث کا جیسا کہ وہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ دوبارہ چھان بین کریں مسٹر جسٹس شفیع نے اپنے پریشن یوں کہا دنیا کے تمام لوگوں کو اپنا طرز عمل قرآن کے احکام کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔

میں مسٹر جسٹس شفیع سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں قرآن کے متعلق قرآن ہونے کا پتہ کس نے بتایا اور اگر قرآن کے وحی من اللہ ہونے کی شہادت حضورؐ نہ دیتے تو قرآن کیا ہوتا۔ ہم اپنے قلب کی گہرائیوں میں کیوں یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ کیا محض اس لئے نہیں کہ حضورؐ نے اس کی شہادت دی ـــ حضورؐ کے متعلق ان کے دشمن بھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ وہ صادق اور امین ہیں۔ اس لئے جب حضورؐ نے یہ فرما دیا کہ قرآن خدا کا کلام ہے تو امت نے اسے صحیح تسلیم کر لیا۔ اگر حضورؐ کی شہادت قرآن کے وحی من اللہ ہونے کے متعلق نہ ہو تو پھر قرآن کی اہمیت کتنی رہ جائے گی۔ یہ سوچنے کی بات ہوگی... وغیرہ وغیرہ"۔

ہم نے جریدۂ مذکورہ کی عبارت کا ایک حصہ بجنسہٖ نقل کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسٹس شفیع کی باتیں صحیح نہیں ہیں اور انکو بھی وہی غلطی لگی ہوئی ہے جو اہل قرآن کہلانے والے لوگوں کو لگی ہوئی ہے۔ یہ لوگ آیہ انما انا بشر مثلکم الا یوحی الی سے اسی طرح غلطی خوردہ ہیں جس طرح وہ لوگ غلطی خوردہ ہیں جو اس سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مافوق البشر ہستی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑھتے بڑھتے آپ کو احمدؐ سے میم کا پردہ اٹھا کر احد بنا دیتے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں یہودیوں کی ایک خرابی یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے نبیوں کو معبود بنا لیا تھا۔ قرآن کریم نے صاف لفظوں میں شرک کی تردید کی ہے اور اس کو سب سے بڑا گناہ بنایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہیں ہے جو خدا تعالےٰ کی جگہ اپنی پوجا کی تلقین کرے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں مگر آپ واقعی ایک بشر تھے مگر جو لوگ جسٹس کی طرح ان کو محض بشر کہہ کر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن کے سوا کسی چیز کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے جس میں وہ سنت رسول اللہ اور احادیث کو بھی شامل کرتے ہیں وہ پرلے درجے کی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جہاں اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشر کہا ہے وہاں ساتھ ہی الا یوحی الی کہہ کر یہ تخصیص بھی کر دی ہے کہ آپ عمومی بشر نہیں تھے۔ بیشک قرآن کریم خدا تعالےٰ کا کلام ہے مگر اللہ تعالےٰ نے اس کو آپ پر نازل کیا ہے تو اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ آپ خدا تعالےٰ کے کلام پر عمل کر کے دکھائیں۔ اس طرح قرآن کریم اور آپ کی سنت جس کی تائید احادیث نبوی سے بھی ہوتی ہے میں وہی تعلق ہے جو سٹیچوٹری لاء اور اسکے ماتحت بائی لاز یا پروسیجری رولز کا باہم تعلق ہوتا ہے۔ جسٹس شفیع قانون دان ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ضابطہ فوجداری اور ضابطہ دیوانی بھی قانون ہی کا حصہ ہیں۔ اور ان کی پابندی بھی ایسی ہی لازمی ہے جس طرح سٹیچوٹری لاء کی پابندی لازمی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ بتایا ہے۔ پہلے انبیاء علیہم السلام بھی اپنی اپنی امت کے لئے اسوہ ہی ہوتے تھے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام پیش کرتے ہیں بلکہ اس پر عمل کر کے عمل کا بہترین نمونہ بھی پیش کرتے ہیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہو سکتے ہیں جب ہم اسی طرح عمل کریں جس طرح آپ نے کر کے دکھایا۔

البتہ یہاں ایک بات غور طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی جو بحث اہل قرآن اور اہل حدیث میں چل رہی ہے اس میں ایک غلطی ہے جس کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔ یعنی اس بحث میں سنت رسول اللہ اور حدیث میں فرق نہیں کیا جاتا۔ سنت وہ تعامل ہے جو آپ سے لیکر عملاً اب تک چلا آیا ہے۔ اگرچہ محدثین نے اللہ تعالےٰ انکو جزاء خیر دے بڑی محنت اور کوشش سے احادیث کا ذخیرہ ہم تک پہنچایا ہے مگر نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہوئی۔ یہ مذہب تمام اہل علم کا شروع ہی سے چلا آیا ہے ورنہ وہ لوگ جن کو حدیث کا امام سمجھا جاتا ہے حدیث کی تدوین کیلئے اتنی چھان پھٹک نہ کرتے جتنی کہ انہوں نے کی ہے اور جس کی مثال تمام عالم مذہبی تاریخ میں کیا باقی عالمی تاریخ میں بھی ناپید ہے علمائے حدیث نے نہ صرف یہ کیا ہے کہ چھان پھٹک کر کے ہر حدیث کو قبول کیا ہے بلکہ ایسے اصول بھی وضع کئے ہیں جن کے معیار پر حدیث کی صحت کی جانچ پڑتال کی جا سکتی ہے۔

اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر تھے اور وہ غلطی کر سکتے تھے اسلئے قرآن کریم ہی کافی ہے جہاں تک دین اور شریعت کا تعلق ہے صحیح نہیں ہے اور ایسا کہنا بڑی جسارت ہے اس لئے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جب اہل قرآن یا جسٹس شفیع یہ کہتے ہیں تو ان کی مراد یہی ہوتی ہے۔ بلکہ ہمارا خیال ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ احادیث کا مقام ظنی ہے قرآن کریم کے مقابلہ میں سند کے لحاظ سے ان کا درجہ کم ہے۔ اور چھان پھٹک کر ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ مگر وہ اس میں غلو کر جاتے ہیں اور یہ کہدیتے ہیں کہ قرآن کریم ہی کافی ہے۔ حدیث کی کوئی ضرورت نہیں اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دوسرے بشروں کی طرح بشر تھے اسلئے سنت رسول اللہ پر عمل ضروری نہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

خدام الاحمدیہ کے افتتاحیہ مقالہ میں ایک ضروری تصحیح

ـــ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ـــ

مَیں نے جو افتتاحیہ مقالہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں ۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں پڑھا تھا (جو الفضل کی اشاعت مورخہ ۴ر نومبر میں چھپ چکا ہے) اس کے متعلق ایک دوست نے توجہ دلائی ہے کہ اس میں جو ابتدائی ناظروں کے نام بیان کئے گئے ہیں اور نیز نظارتوں کے قیام کی جو تاریخ لکھی گئی ہے اس میں کچھ غلطی واقع ہو گئی ہے۔ سو یہ درست ہے کہ نظارتوں کا قیام ۱۹۲۱ء میں نہیں ہوا تھا بلکہ ۱۹۱۹ء میں ہوا تھا۔ اس لحاظ سے میری عمر اس وقت ستائیس اٹھائیس سال کی بھی نہیں تھی بلکہ صرف پچیس ۲۵ سال کی تھی۔ اور محترم درد صاحب مرحوم اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم اور محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب بالکل ابتدائی ناظروں میں شامل نہیں تھے بلکہ کچھ عرصہ بعد میں شامل کئے گئے تھے۔ البتہ یہ خاکسار ابتدائی ناظروں میں شامل تھا اور میرے علاوہ حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم اور حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب مرحوم ناظر مقرر کئے گئے تھے مگر دوسرے نوجوان بھی جلد شامل ہو گئے تھے۔

دراصل میرا منشاء اس افتتاحیہ میں کسی واقعہ کی معیّن تاریخ بیان کرنا نہیں تھا بلکہ عمومی رنگ میں نوجوانوں کو خدمتِ دین کی تحریک کرنا اصل مقصد تھا اور یہ بھی درست ہے کہ اس مقالہ کے لکھنے کے وقت میرے ذہن میں سارے نام محفوظ بھی نہیں تھے۔

بہرحال میں ان دوست کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک تاریخی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ دوست یہ اصلاح نوٹ فرما لیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۶۱/۱۱/۱۰

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی نہایت پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۹ جون سنہ ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے +

فرمایا:۔

میں

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی تفسیر

بیان کر رہا تھا جس میں میں نے ہجرت حبشہ تک کے واقعات بیان کئے تھے۔ ہجرت حبشہ کے بعد کفار مکہ کی طبائع میں بہت زیادہ مخالفت کا جوش پیدا ہو گیا کیونکہ وہ حبشہ سے ناکام و نامراد واپس لوٹ آئے تھے اور نجاشی نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ دراصل حبشہ سے ناکام واپسی نے ان کو ایک نہیں بلکہ دو وجوہات کی بناء پر مسلمانوں کی اور بھی زیادہ مخالفت کرنے پر آمادہ کر دیا تھا ایک وجہ تو اسکی یہ تھی کہ مسلمانوں کا ایک حصہ بالکل بچ کر ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور دوسری وجہ یہ تھی کہ ایک غیر ملک میں جا کر انہی مسلمانوں کے سامنے جن کو وہ لوگ مکہ میں طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے انہیں خود ذلیل ہونا پڑا۔ یہ ذلت کفار مکہ کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی اور اس کا برداشت کر لینا ان کے لئے آسان نہ تھا اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب مکہ کے مسلمانوں کو ہر ممکن طریق سے دکھ دیئے جائیں اور کوئی ظلم اب نہ رہ جائے جس سے ان کو دوچار نہ ہونا پڑے۔ اس ضمن میں وہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

قتل کے بھی منصوبے سوچنے لگے

اور آپؐ کے قاتل کے لئے انعامات مقرر کئے جانے لگے ان انعامات مقرر کرنے والوں میں حضرت عمرؓ بھی تھے جو ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے ایک دن کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم دوسروں کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قتل کے لئے انعامات دیتے پھرتے ہو خود یہ کام کیوں نہیں کرتے جبکہ تم اتنے بہادر اور دلیر ہو۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی اور وہ تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑے ہو گئے اور اسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے چل پڑے راستہ میں انہیں کوئی دوست مل گیا اس نے جو انہیں غیظ و غضب کے عالم میں ننگی تلوار اپنے ہاتھ میں لئے جاتے دیکھا تو وہ راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔

عمرؓ آج کہاں کا ارادہ ہے

انہوں نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اس نے بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے وہ ہنس کر کہنے لگا تم محمدؐ کو تو قتل کرنے جا رہے ہو مگر تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ تمہارے اپنے گھر میں کیا ہو گیا ہے۔ کہنے لگے کیا ہوا ہے اس نے کہا تمہاری تو اپنی بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو چکے ہیں۔ وہ یہ سن کر اور زیادہ برافروختہ ہوئے اور کہنے لگے اچھا پہلے انہی کو ٹھکانے لگا آتا ہوں۔ چنانچہ وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتے اپنی بہن کے گھر پہنچے اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کو زنجیر لگی ہوئی تھی اور اندر ایک صحابی انہیں قرآن کریم پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے عمر کی آواز سنی تو اس صحابی کو کہیں چھپا دیا۔ قرآن کریم کے اوراق بھی اندر رکھ دیئے اور خود دروازہ کھول دیا حضرت عمرؓ جو قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سن چکے تھے انہوں نے آتے ہی بڑے جوش سے کہا کہ میں نے سنا ہے تم دونوں صابی ہو گئے ہو اور تم نے محمدؐ کی پیروی اختیار کر لی ہے اور یہ کہتے ہی وہ اپنے بہنوئی پر جھپٹ پڑے اور انہیں مارنے لگ گئے۔ بہن اسے برداشت نہ کر سکی اور وہ اپنے خاوند کو بچانے کے لئے آگے بڑھی۔

حضرت عمرؓ کا ارادہ

اپنی بہن پر حملہ کرنے کا نہیں تھا مگر چونکہ وہ درمیان میں آ گئیں اور وہ اس وقت جوش کی حالت میں تھے اس لئے ایک مکا ان کی بہن کو بھی جا لگا اور ان کی ناک سے خون بہنے لگا۔ بہن کو زخمی دیکھ کر ان کے دل میں ندامت پیدا ہوئی کیونکہ عورت پر ہاتھ اٹھانا اہل عرب کے نزدیک ایک نہایت معیوب فعل تھا چنانچہ انہوں نے اپنی خفت دور کرنے کے لئے کہا اچھا ان باتوں کو جانے دو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا پڑھ رہے تھے ان کی بہن بھی اس وقت جوش کی حالت میں تھیں اور پھر وہ بہن بھی عمرؓ کی ہی تھیں کہنے لگیں تم ناپاک ہو جب تک تم غسل نہ کر لو میں تمہیں ان مقدس اوراق کو ہاتھ تک نہیں لگانے دوں گی۔ چونکہ حضرت عمر اپنی بہن کی دلجوئی کرنا چاہتے تھے انہوں نے غسل کیا اور پھر کہا اب تو

مجھے وہ اوراق دکھا دو

ان کی بہن نے وہ اوراق ان کے سامنے رکھ دیئے اور انہوں نے ان کو پڑھنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل کے پردے دور ہونے شروع ہو گئے جب وہ اس آیت پر پہنچے کہ انّنی انا اللہ لا الٰہ الّا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری کہ ان کا سینہ کھل گیا اور انہوں نے کہا یہ تو عجیب کلام ہے مجھے جلدی بتاؤ کہ محمد رسول اللہؐ کہاں ہیں۔ میں ان پر ایمان لانا چاہتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان دنوں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ کونسی تکلیف ہے جو رسول کریمؐ اور آپؐ کے صحابؓ کو نہ دی گئی

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آسکتا ہے جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جائے۔ مخالفوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں اور اسکے بالمقابل آپؐ نے ایسی حالت میں جبکہ آپؐ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا ان سے جو کچھ سلوک کیا وہ آپؐ کی علوِّ شان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابوجہل اور اسکے دوسرے رفیقوں نے وہ کونسی تکلیف تھی جو آپکو اور آپؐ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ لا الٰہ الّا اللہ کی کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا اور جبکہ مکہ فتح ہوا۔ تو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد۔

غرض بات یہ ہے کہ اخلاق فاضلہ حاصل کرو۔ کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲۵ صفحہ ۱ - ۵ مورخہ ۹ - جولائی سنہ ۱۹۰۰ء)

دار ارقم میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کو پتہ بتایا گیا اور وہ سیدھے اس مکان کی طرف چل پڑے مگر حالت یہ تھی کہ ننگی تلوار ان کے ہاتھ میں تھی حضرت عمرؓ نے دروازہ پر دستک دی تو صحابہؓ نے جھانک کر دیکھا کہ باہر کون ہے انہیں جب عمرؓ کی شکل نظر آئی۔ اور یہ بھی دیکھا کہ انہوں نے تلوار سونتی ہوئی ہے تو وہ گھبرائے کہ کہیں کوئی فساد پیدا نہ ہو جائے۔ مگر حضرت حمزہؓ جو اس وقت تک اسلام لا چکے تھے انہوں نے کہا ڈرتے کیوں ہو دروازہ کھول دو۔ اگر عمرؓ اچھی نیت سے آیا ہے تو خیر ورنہ اسی تلوار سے ہم اس کی گردن اڑا دیں گے چنانچہ دروازہ کھولا گیا۔ اور عمرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا عمر کس نیت سے آئے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ ایمان لانے کے لئے۔ یہ سن کر آپؐ نے خوشی سے اللہ اکبر کہا۔ اور ساتھ ہی صحابہؓ نے اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ دور دور تک مکہ میں اس کی آواز گونج اٹھی۔ اب دیکھو عمرؓ تو اس ارادہ اور نیت کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے تھے کہ میں آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے دم لوں گا مگر اس وقت خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا کہہ رہا تھا کہ

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کیا خدا اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں؟ چنانچہ وہی عمر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو مارنے کے لئے اپنے گھر سے نکلا تھا۔ اسلام کی تلوار سے خود گھائل ہو گیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد وہ عبادتیں جو پہلے چھپ کر ہوا کرتی تھیں سرعام ہونے لگیں۔ خود حضرت عمر دلیری کے ساتھ کفار میں پھرتے تھے اور ان سے کہتے تھے کہ اگر تم میں کسی کے اندر طاقت ہے تو میرے سامنے آئے۔ مگر کسی شخص کو ان کے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی لیکن

حضرت عمرؓ کا یہ رعب

صرف چند دن ہی رہا۔ بعد میں حضرت عمرؓ کی بھی وہی حالت ہو گئی جو دوسرے مسلمانوں کی تھی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ کو اسلام لانے پر دشمنوں کی طرف سے تکلیفیں نہ دی جاتی تھیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بھی کئی دفعہ دشمنوں نے مارا تھا۔ مگر باقی مسلمان تو خاموشی کے ساتھ مار کھا لیتے تھے اور میں ان کا مقابلہ کرتا تھا۔ اور کبھی مار کھا لیتا تھا اور کبھی مار بھی دیتا تھا۔

پھر کفار مکہ کی مخالفت اور تیز ہوئی اور انہوں نے

ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا

کہ جس طرح بھی ہو سکے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ابو طالب کی حفاظت اور ہمدردی سے محروم کر دیا جائے۔ کیونکہ ہم ابو طالب کی وجہ سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کچھ کہہ نہیں سکتے اور ابو طالب کے لحاظ کی وجہ سے ہمیں محمد (صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس معاملہ کو ابو طالب کے سامنے پیش کیا جائے اور کہا جائے کہ یا تو تم اپنے بھتیجے کو سمجھاؤ ورنہ اس کی حفاظت اور ہمدردی سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ساری قوم تمہاری مخالف ہو جائے گی۔ اور تمہیں اپنا سردار تسلیم کرنے سے انکار کر دے گی۔ یہ پہلا نوٹس تھا جو ابو طالب کو دیا جانے والا تھا۔ اس سے پہلے انہیں سرداران قریش کی طرف سے اس قسم کا کوئی نوٹس نہ دیا گیا تھا۔ غرض قریش نے اپنے

بڑے بڑے سرداروں کا ایک وفد

ابو طالب کے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ ہماری قوم میں معزز ہیں اس لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرنے آئے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ وہ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہا کرے۔ ہم نے آج تک بہت صبر کیا ہے مگر اب ہم مزید صبر نہیں کر سکتے۔ ہمیں رجس پلید۔ شر البریہ سفہاء اور ذریت شیطان کہا جاتا ہے اور ہمارے بتوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا جاتا ہے۔ پس یا تو آپ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو سمجھائیں اور اسے ان باتوں سے باز رکھیں۔ ورنہ ہم آپ کو بھی اپنی لیڈری سے الگ کر دیں گے۔ (باقی)

ولادت

مؤرخہ ۲ نومبر کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد صدیق صاحب شاکر معتمد خدام الاحمدیہ لاہور کو تیسری بیٹی عطا فرمائی۔ نومولودہ مکرم میاں غلام نبی صاحب آف ٹکسالی گیٹ لاہور کی پوتی اور مکرم میاں چراغ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر لاہور کی نواسی ہے۔ بچی کا نام بشریٰ ربانی تجویز کیا گیا ہے

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک با اقبال اور پر مسرت زندگی عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عہدیداران انصار اللہ کے انتخابات برائے ۱۹۶۲-۶۴ء

(از محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے موجودہ عہدیداران ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ ضروری ہے کہ اس میعاد کے ختم ہونے سے قبل نئے انتخابات کروائے جائیں۔ تاکہ نئے عہدیدار بغیر کسی توقف کے یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے اپنا کام شروع کر سکیں۔ لہذا تمام امراء اصحاب و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنے اپنے اضلاع اور مجالس میں حسب قواعد آئندہ تین سال یعنی ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۴ء کے لئے ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء کے انتخابات زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء تک کرا دیں۔ اور پھر اپنی سفارش کے ساتھ منتخب شدہ نام برائے منظوری مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

دستور اساسی انصار اللہ کے قاعدہ نمبر ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۸۴، ۱۸۴/۱ کی روشنی میں انتخابات ہونے چاہئیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا۔ اور علانیہ

۲۔ انتخاب امیر مقامی۔ پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔ کورم ۱/۲ ہوگا۔ اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہوگا تو دوسری بار ۱/۳ ہوگا۔ انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پراپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی۔ منتخب شدہ نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجوایا جائے گا۔

انتخاب میں شرکت کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ناظم ضلع:۔ مجالس ماتحت کے زعمائے اعلیٰ اور زعماء اس انتخاب میں شریک ہوں گے۔

زعیم اعلیٰ:۔ زعیم اعلیٰ کے انتخاب میں جملہ اراکین مجلس شامل ہوں گے۔

زعیم:۔ زعیم کے انتخاب کے لئے حلقہ کے اراکین شریک ہوں گے۔

نوٹ:۔ یہ امر واضح رہے کہ موجودہ عہدیدار ۳۱ دسمبر تک کام کرتے رہیں گے۔ نئے عہدیدار بشرط منظوری یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے کام شروع کریں گے۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مؤرخہ ۸/۱۱/۶۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب حاجی شمشیر علی خاں صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سابق ونبیھٹہ رندہاں حال ربوہ محلہ دار الرحمت شرقی دس دن علیل رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ۹/۱۱/۶۱ کو بعد نماز ظہر پڑھا۔ جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے مرحوم کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تیرہ سال تک خدمت کا موقع میسر آیا۔ مقبرہ بہشتی کے صحابہ کرام کے قطعہ میں جگہ ملی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے ترقی درجات فرمائے اور پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم کے چار لڑکے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ سب احمدی ہیں۔

(منعم الحسن جھنجھانوی)

اعلان برائے پروگرام جلسہ سالانہ مستورات

جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۱ء کا پروگرام مرتب کرنا ہے۔ جن بہنوں نے تقریر کرنی ہو یا مضمون پڑھ کر سنانا ہو۔ براہ مہربانی ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں۔ نیز تقریر اور مضمون کے عنوان سے بھی مطلع کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے عزیز ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں باعزت بری فرمائے۔ آمین (فضل احمد باجوہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خان)

(۲) خاکسار کے لڑکے محمد اسمٰعیل خان کا تقرر مطور سیکرٹری انسپکٹر ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ملازمت میں کامیاب اور باعزت رکھے۔ آمین

(محمد ابراہیم احمدی پنشنر پولیس نمبر 130/B پیپلز کالونی لائلپور)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کیلئے اس کی راہ میں مال اور جان خرچ کرنا مومنوں پر فرض ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

قسط نمبر ۲

غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خیر خواہی اور خدمت کے بغیر نہ ایمان پختہ ہو سکتا ہے نہ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت مکمل ہو سکتی ہے اور نہ ہی انسان اس امانت کو ادا کرنے والا قرار دیا جا سکتا ہے۔ جس کے اٹھانے سے زمین و آسمان نے انکار کر دیا تھا اور مخلوقِ خدا کی سب سے بڑی خدمت اور خیر خواہی یہی ہے کہ ہم خود اسلام پر کاربند ہوں اور دوسروں میں اس کی اشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کریں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"بہرحال جماعت کی موجودہ تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانے کے لئے جلد تر کوشش کرنی چاہیئے"۔ تو ظاہر ہے کہ اس وقت حضور کے نزدیک جماعت کی مالی استطاعت اتنی ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ کی آمد کا بجٹ مبلغ پچیس لاکھ روپے سالانہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر حضور کے خدام اتنی رقم جمع نہ کریں تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے احسان کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اور اپنی اصلاح اور دوسروں کی خدمت کی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا (سورۃ بقرہ رکوع ۴۰) ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ڈالتا ہے جس کی اس میں طاقت ہو۔ اس لئے اب جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کہہ دیا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندے کم از کم پچیس لاکھ روپے سالانہ ہوں تو اب ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتی۔ جب تک چندہ عام۔ حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی مبلغ پچیس لاکھ روپے سالانہ سے نہ بڑھ جائے۔

۲۔ پس یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ الفاظ میں احباب سے درخواست کرتا ہے کہ وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمّٰکم المسلمین من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شھداء علی الناس فاقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر (سورۃ حج ع ۱۰)

ترجمہ:- اور تم اللہ تعالیٰ کی (راہ) میں ایسی کوشش کرو۔ جو اس کی خاطر کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے (اس زمانہ میں اپنی مشیت کو اس دنیا میں جاری کرنے کے لئے) تمہیں چن لیا ہے۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے (اور دین اسلام کو اختیار کرنے) میں تمہارے لئے کوئی تنگی اور روک نہیں رکھی۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ پر جو ذمہ واریاں ڈالی گئی ہیں انہیں ادا کرنے کے لئے ضروری سامان اور ذرائع بھی آپ کو مہیا کر دئے گئے ہیں پس) اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریق (اختیار کرو) اللہ تعالیٰ نے تو تمہارا نام ہی مسلمین یعنی فرمانبردار اور اطاعت گذار رکھا ہے۔ پہلے بھی اور اس (کتاب) میں بھی (اس نام کی لاج رکھو) تاکہ رسول (مقبول صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے لئے نمونہ ہوں۔ اور تم دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنو۔ پس نماز کو قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ تعالیٰ کے دامن) کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ وہی تمہارا آقا ہے اور وہ کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

۳۔ خاکسار ہر احمدی بھائی سے عموماً اور عہدہ داروں سے خصوصاً التجا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی قدر کرو کہ اس نے تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور المصلح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ نصیب فرمایا۔ اور تمہیں اتنی مالی وسعت عطا فرمائی کہ اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر من وعن عمل کیا جائے تو انجمن کے لازمی چندوں کی وصولی بڑی آسانی سے مبلغ پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بھی بڑھ سکتی ہے۔ قریباً ہر جماعت میں ایسے احباب موجود ہیں جو بالکل کوئی چندہ نہیں دیتے۔ اور ہر جماعت میں کتنے ہی دوست ہیں جو اپنی استطاعت یا بجٹ کو کہ مقررہ شرح سے بہت کم چندہ دیتے ہیں۔ خاکسار اپنے تجربہ اور واقفیت کی بناء پر پورے وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ اگر ان نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں میں سے صرف دو تہائی احباب سے ہی پورا چندہ وصول ہونا شروع ہو جائے تو فوراً ہماری وصولی کی رفتار خاطر خواہ حد تک ترقی کر سکتی ہے۔ لیکن ابھی تک ہمارے چندوں کی وصولی میں بہت معمولی ایزادی ہوئی ہے۔ ابھی وصولی کی رفتار قریباً وہی ہے جو گذشتہ چند سالوں میں رہی ہے۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ تحریک پر چھ ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ پس اے عزیزو آپ کس انتظار میں ہیں؟ کب تک اپنی صفائیاں پیش کرنے میں لگے رہیں گے؟ کب تک جھوٹی عزتوں کے پیچھے بھاگیں گے؟ جتنا زور آپ اس امر کے ثابت کرنے میں لگاتے ہیں۔ کہ آپ کی جماعتوں کا بجٹ کم ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ زور پورا بجٹ بنوانے اور اس کی وصولی میں لگایئے۔ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کی خیر خواہی اس میں نہیں ہے کہ آپ ان کی طرف سے عذر خواہی کرتے رہیں بلکہ ان کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی اس میں ہے کہ آپ ان سے پورا چندہ وصول کر کے ان کے لئے موقعہ پیدا کریں تا وہ بھی پاک ہو سکیں وہ بھی ترقی کر سکیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔ اور عذاب سے بچ جائیں۔

۴۔ کیا یہ بات آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئی؟ کیا آپ کو یاد نہیں رہا؟ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے۔ اس کے پاک رسول صلعم سے۔ اس کے نائب مسیح موعودؑ سے۔ اور اس کے لختِ جگر ایدہ اللہ سے اطاعت اور خدمت کا عہد کیا ہوا ہے ایسی فدائیت اور وفاداری کا عہد کیا ہوا ہے۔ جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا اور کسی سے ظہور میں نہیں آئی۔ صحابہ کرامؓ کے مثیل بننے کا دعوےٰ آسان نہیں صرف زبان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دم بھر کر کوئی شخص "آخرین منھم" میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لئے بے شک یہ دروازہ کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں یہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ لیکن کوئی دوسرا شخص ہمیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس دروازہ سے نہیں گذار سکتا۔ ہم اپنے پاؤں پر چل کر ہی اس دروازہ سے گذر سکتے ہیں۔ اس راہ کے مصائب ہمیں خود جھیلنے پڑیں گے۔ ہمیں وہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جو صحابہ کرامؓ نے کی تھیں۔ تب ہم ان کی طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں گے۔ ورنہ نہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کے تیرھویں رکوع میں مومنوں کو تین گروہوں میں تقسیم کر کے ہر گروہ کی خصوصیات اور ان کی جزا سزا کا ذکر کیا ہے۔ پہلے گروہ کی خصوصیت احسان بیان فرمائی ہے اور صحابہؓ کی جماعت میں شمولیت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت ان کی جزا ہے۔ فرمایا:- والسابقون الاولون من المھٰجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنٰت تجری من تحتھا الانھار خٰلدین فیھا ابدا ذٰلک الفوز العظیم۔ ترجمہ (اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا) مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والوں سے بھی اور ان لوگوں سے بھی جو کامل فرمانبرداری سے ان کے پیچھے چلے (یعنی ان لوگوں سے بھی خوش ہو گیا جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی پوری پیروی کی اور ان کے قدم پر قدم رکھا۔ جیسے قرونِ اولیٰ میں تابعین اور تبع تابعین نے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور ان کے بعد آنیوالوں نے انہوں نے کس چیز میں صحابہؓ کی پیروی کی یا کرنی چاہیئے؟) احسان میں (یعنی اپنے آپ میں وہ خوبیاں پیدا کرنے میں جو صحابہ کرام میں موجود تھیں۔ مخلوق خدا کی وہ خدمت کرنے میں جو پاک روحوں نے کی تھی۔ وہ مصائب اور مشکلات جھیلنے میں جو اس برگزیدہ جماعت کو برداشت کرنی پڑی تھیں وہ قربانیاں پیش کرنے میں جو شاندار الوہیت کے ان پرستاروں نے پیش کی تھیں اور اطاعت اور خدمت کا وہ نمونہ دکھانے میں جو شمع رسالت کے ان پروانوں نے دکھایا تھا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موجودہ اور آئندہ آنیوالے خدام سے بھی اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وہ اس سے راضی ہو جائینگے۔ اسی طرح جس طرح) اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ سے راضی ہو گیا تھا اور وہ اس سے راضی ہو گئے تھے اور ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے (ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ہمیش باغوں میں رہتے چلے جائیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی

۶۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جن کا ایمان کا دعویٰ اخلاص پر مبنی نہیں اور ان کے عمل ان کے ایمان کی تصدیق نہیں کرتے فرمایا:- وممن حولکم من الاعراب منٰفقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم۔ ترجمہ:- اور گنواروں (اور جنگل میں رہنے والوں) میں سے جو تمہارے ارد گرد ہیں منافق بھی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں سے بھی (کچھ لوگ ایسے ہیں) جو نفاق پر مصر ہیں۔ تو ان کو نہیں جانتا مگر ہم ان کو جانتے ہیں۔ ہم انہیں دو دفعہ عذاب دینگے اور پھر وہ ایک بہت بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائینگے

۷۔ ان دونوں گروہوں یعنی خالص مومنوں اور پکے منافقوں کے درمیان ایک تیسرا گروہ ہے۔ جو نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ اور کبھی کوئی گناہ بھی کر بیٹھتے ہیں۔ وہ کچھ چندہ بھی دیدیتے ہیں اور کبھی کوتاہی بھی کر جاتے ہیں لیکن اپنی حالت پر پشیمان ہیں۔ اور اپنی کوتاہی اور گناہوں کا اقرار کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیگا۔ فرمایا:- واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیھم ان اللہ غفور رحیم۔ ترجمہ:- اور کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں (اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں) کا اقرار کر لیا ہے انہوں نے اپنے نیک عملوں کے ساتھ کچھ برے عملوں کو بھی ملا دیا تھا۔ امید ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ ضرور ہی اپنا فضل نازل کرے گا۔ (اور ان کی طرف اپنا رخ پھیرے گا) کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۸۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے گروہ میں شامل ہونے کی سعادت بخشے۔ اور اگر ہم اپنی شامت اعمال سے کچھ کوتاہیاں کر بیٹھے ہوں یا کبھی کوئی کمزوری دکھائی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان گناہوں کا اقرار کرنیکی طاقت عطا فرماوے اور اپنی حالت بدلنے کی توفیق بخشے۔ اور تیسرے گروہ کی طرح ہم عاجزوں سے بھی راضی ہو جائے۔

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

سیرۃ النبیؐ اور دیگر تربیتی امور پر تقاریر

ہڑپہ ضلع منٹگمری

مؤرخہ ۲۰/۱۰/۶۱ کو بمقام چک ۱۳۷/۹۔ایل میں بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ اور مؤرخہ ۲۱/۱۰/۶۱ کو بعد نماز عشاء بمقام ہڑپہ جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ دونوں کی صدارت چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے سرانجام دی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظمیں سنائی گئیں۔ ماسٹر محمد شریف صاحب اور مکرم شاہد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلو پیش کئے غیر از جماعت احباب کی مسجد کے امام نے بھی تقریر کی۔ یہ جلسہ نہایت اچھے ماحول میں کامیابی سے ہوا۔ ہڑپہ کے جلسہ میں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منٹگمری نے دو گھنٹہ تک تقریر کی جس میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو پیش کیا گیا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

(غلام رسول کاٹھ گڑھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڑپہ شہر ضلع منٹگمری)

جماعت احمدیہ ادرحمہ

جماعت احمدیہ ادرحمہ کا تربیتی جلسہ مؤرخہ ۲۵ اکتوبر بعد نماز عشاء مقامی جامع مسجد احمدیہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم میاں شیر محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے مفصل لیکچر دیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید حلقہ ادرحمہ نے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

جلسہ میں مقامی جماعت کے مرد و زن اور بچوں نے کثیر تعداد میں شمولیت کی آخر میں دعا کی گئی۔ (شیر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ادرحمہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

حبیب آباد

مؤرخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو آٹھ بجے شب ملک بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو راقم الحروف نے کی۔ اس کے بعد ناصر احمد نے کلام محمود میں سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں جناب عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ احمدیہ نے ایک تربیتی موضوع .... پر سوا گھنٹہ تقریر فرمائی اور موضوع کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی۔ تمام حاضرین جلسہ کے اختتام تک تقریر نہایت دلچسپی سے سنتے رہے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (ارشاد احمد شکیب)

کھوکھووالی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ کھوکھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور میں مؤرخہ ۱۸/۱۰/۶۱ کو ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ بفضل خدا احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب، مرد، عورتیں بچے بھی شامل ہوئے۔ پہلا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر اور دوسرا اجلاس رات زیر صدارت چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل۔ مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے ہر دو اجلاسوں میں تقاریر کیں۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے رات کو میجک لینٹرن سے فوٹو بھی دکھائے اور ساتھ ہی تقریر فرمائی۔ حاضرین جلسہ ان تقاریر سے بہت متاثر ہوئے۔ (محمد امین شاہ معلم کھوکھووالی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور)

گگومنڈی تحصیل پاکپتن

گگومنڈی تحصیل پاکپتن کی نواحی احمدی جماعتوں نے سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے کئے۔

۲۵ اکتوبر کو چک ۲۴۵/E-B کی مسجد احمدیہ میں بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ تلاوت قرآن پاک اور درثمین سے منظوم کلام کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کس طرح کامل اسوہ حسنہ ہے۔ جلسہ خدا تعالے کے فضل سے کامیاب رہا۔

۲۶ اکتوبر کو چک ۲۸۵/E-B کی جماعت احمدیہ نے بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ اس میں بھی لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد جلسہ کی غرض و غایت بیان کی گئی اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے "شان رسول عربیؐ" کے موضوع پر دو گھنٹے لیکچر دیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ اور قیامت تک کے لئے آپؐ ایک زندہ نبی ہیں۔ جن کا فیضان جاری ہے یہ جلسہ بھی کامیاب رہا۔

۲۷-۲۸ اکتوبر کو چک ۳۶۳/E-B میں بعد نماز عشاء دو دن جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ ان جلسوں کی صدارت ایک غیر از جماعت دوست نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض بیان کی۔ اور اپیل کی کہ احباب کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقاریر کو غور سے سن کر اپنے اخلاق و اطوار کو درست بنانا چاہیے۔ ان دونوں جلسوں میں خاکسار کو بھی مختصر تقاریر کا موقعہ ملا۔ اور محترم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی۔

یہ جلسے خالصۃً تربیتی تھے۔ ان سے جماعتہائے احمدیہ کے دلوں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوئی اور ان کے ایمان تازہ ہوئے۔ اور اصلاح کی طرف توجہ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ان جلسوں کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر بشیر احمد۔ گگومنڈی)

دولمیال ضلع جہلم

جماعت احمدیہ دولمیال ضلع جہلم نے مؤرخہ ۴ و ۵ نومبر ۱۹۶۱ء کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ مرکز سلسلہ سے مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور مکرم قریشی اسداللہ صاحب نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ میں چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس چار نومبر بعد نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ دولمیال میں منعقد ہوا جس میں قاضی صاحب موصوف نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر جامع تقریر فرمائی۔ یہ تقریر مسلسل دو گھنٹہ تک جاری رہی جسے حاضرین نے نہایت دلچسپی اور توجہ سے سنا۔ بعد نماز عشاء دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں مکرم قریشی اسداللہ صاحب نے مسیح علیہ السلام کے دورہ مشرق کو تاریخی حوالہ جات سے ثابت فرمایا۔

دوسرے روز دو اجلاس ہوئے۔ جن میں پہلے اجلاس میں مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مکرم قریشی محمد اسداللہ صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ بعد میں جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے ایک مفید تربیتی لیکچر دیا۔ ساڑھے سات بجے شام آخری چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم جناب قاضی صاحب موصوف نے دو گھنٹے تک بعض سوالات کے جوابات دیئے جلسہ میں چکوال۔ سکر کہار۔ بوچھال کلاں۔ کرولی۔ کھیوڑہ اور دندوت ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کے احباب نے شرکت فرمائی

(قاضی ملک عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ دولمیال ضلع جہلم)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی برکات

ہر مخلص احمدی کا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ وہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کی برکات ظاہر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"بچپن کا ذکر ہے جب کہ عاجز ایک جگہ پر ڈیڑھ روپیہ ماہوار جیب خرچ پر ملازم تھا اس وقت تحریک جدید کا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آغاز فرمایا تو ایک روپیہ دیکر اس تحریک میں عاجز بھی شامل ہوا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ میرے والد صاحب فرماتے تھے کہ تمہیں تو ملازمت ملنی ہی ناممکن ہے۔ آج کل بی اے اور ایم اے ہزاروں کی تعداد میں چپراسیوں میں ملازمت کے لئے درخواستیں بھیج رہے ہیں..... چند ماہ گزرے ہوں گے کہ عاجز فوج میں بھرتی ہو گیا ان دنوں فوج میں بھرتی ہونا بھی مشکل تھا، اور آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا اسرافسری تک پہنچ کر یہ محسوس کیا کہ یہ عروج تحریک جدید میں شمولیت کی برکت سے حاصل ہوا۔"

(وکیل المال اول)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ ٹانگ درد سے بدستور بیمار چلی آ رہی ہیں احباب کامل شفا یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ مبارک احمد آف کاٹھ گڑھ

(۲) ہمشیرہ ماجراں بی بی صاحبہ ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا عرصہ ۱/۲ ۱ سال سے تپ دق کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور کھانسی بہت زیادہ رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ ہمشیرہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے آمین (سید محمد سلیمان دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

(۳) میرا لڑکا عزیزم رشید احمد عمر ۲۰/۲۲ سال عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے آمین (محمد علی سٹور کوٹھی گلبرگ لاہور)

(۴) میرے عزیز محمد انور صاحب انگلینڈ میں شدید بیمار ہیں احباب سلسلہ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (اقبال احمد چنیوٹ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۳۱ :- میں چوہدری منور احمد ولد چوہدری محمد نواز صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت شیراز ریسٹورنٹ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۔/۳۰۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۸ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :- منور احمد بقلم خود
گواہ شد :- غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۳۳۲ :- میں حنیفہ بی بی زوجہ ملک عطاء اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوڑاسہگو ڈاکخانہ میرال پور ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد ایک ہزار روپیہ کے زیورات ہیں۔ جو مجھے حق مہر میں ملے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اس کے علاوہ جو جائداد مزید ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرادوں وہ اس وصیت کردہ حصہ سے منہا کی جاویگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ- حنیفہ بی بی زوجہ ملک عطاء اللہ صاحب ساکن سہگو ڈاکخانہ میرال پور ضلع شیخوپورہ
گواہ شد- ملک عطاء اللہ دکاندار خاوند موصیہ ساکن چوڑاسہگو۔
گواہ شد- بقلم سید لال شاہ احمد امیر جماعت احمدیہ آنبہ کوم پورہ بمقام واربرٹن ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۶۳۳۳ :- میں ملک فضل حق ولد ملک جلال الدین صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶۸ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا ایک مکان ۸۶۸ پیر الٰہی بخش کالونی میں تقریباً دو سو مربع گز ایریا میں ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ساڑھے گیارہ ہزار روپیہ (۔/۱۱۵۰۰) ہے۔ جو میری واحد ملکیت ہے

(۲) میرے پاس مبلغ ۔/۱۶۰۰۰ روپے نقد ہیں جن میں سے کچھ روپے میں نے کاروبار میں لگائے ہوئے ہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے کاروبار کے سلسلہ میں مبلغ دو صد روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :- فضل حق بقلم خود
گواہ شد :- عبدالحئی درک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان بمقام ۱۶۱/۲ مارٹن روڈ کراچی۔
گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۳۳۴ :- میں ملک ارشاد الحق ولد ملک فضل حق صاحب قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸۶۸ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے حیات ہیں۔ میں کاروبار کرتا ہوں۔ جس کے سلسلہ میں مجھے ماہوار آمد مبلغ ۔/۱۵۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل کر کے یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد- ارشاد الحق بقلم خود-
گواہ شد- عبدالحئی درک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ۱۶۱/۲ مارٹن روڈ کراچی-
گواہ شد- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

اعلان ولادت

مورخہ ۷ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے گھر فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ فرزند سید عنایت علی شاہ صاحب کا پوتا اور قریشی محمد حنیف قمر علوی متّانی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین
عزیز احمد صدیقی الیکٹرک پریس
سٹوڈیو چڑانوالہ

ترکی میں عصمت انونو کو نئی حکومت بنانے کی دعوت

جنرل جمال گرسل نے قومی لیڈروں سے مشورہ کے بعد انہیں حکومت بنانے کی دعوت دی ہے

انقرہ ۱۱۔ نومبر۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ترکیہ جنرل جمال گرسل نے ری پبلکن پارٹی کے قائد عصمت انونو کو باضابطہ طور پر نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے جنرل گرسل نے کل ایک فرمان جاری کیا جس میں جناب عصمت انونو کو وزیر اعظم نامزد کیا گیا اور انہیں نئی حکومت بنانے کی دعوت دی گئی۔ اس سے قبل پارٹی لیڈروں کا ایک اجلاس ہوا تھا اس میں آخری فیصلے کے بعد یہ فرمان جاری کیا گیا۔

روسی بم پچپن سے ساٹھ میگاٹن کا تھا

واشنگٹن ۱۱۔ نومبر۔ امریکہ کے ایٹمی ماہروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ۳۰ اکتوبر کو روس نے جس ایٹم بم کا تجربہ کیا تھا وہ پچپن سے ساٹھ میگاٹن قوت کا تھا۔ دھماکہ کے بعد فضا میں جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نتیجہ ان کے تجزیہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

محکمہ صنعت کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے اپنی بیٹی کو زہر دینے کے بعد خودکشی کر لی

لاہور ۱۱۔ نومبر۔ محکمہ صنعت کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر اور آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی اصغر علی عباسی نے اپنی انیس سالہ بیٹی اور ایک مقامی کالج کی طالبہ کشور سلطانہ کو زہر سے ہلاک کرنے کے بعد خودکشی کر لی۔ انہیں گزشتہ آٹھ نو ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تھی۔ یہ افسوسناک حادثہ گزشتہ شب قریباً بارہ بجے داتا دربار صاحب کے عقب میں قطب روڈ پر کوٹھی ۵۔ اے میں پیش آیا۔ مسٹر اصغر علی عباسی کی جیب سے ایک رقعہ برآمد ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے سارے خاندان کو ختم کرنا چاہتے تھے لیکن اس سلسلہ میں ان کی بیوی نے ان سے "تعاون" نہیں کیا چنانچہ صرف بیٹی کو ہلاک کرنے کے بعد انہوں نے خود زہر پی کر جسم و جان کا رشتہ منقطع کر دیا۔ مسٹر عباسی نے جو زہر استعمال کیا ہے وہ بظاہر پوٹاشیم سائنائیڈ معلوم ہوتا ہے کیونکہ زہر کا گھونٹ پینے کے بعد دونوں باپ بیٹی چند ساعتوں میں ختم ہو گئے۔

بودھوں کیلئے صدر ایوب کا عطیہ

لاہور ۱۱۔ نومبر۔ صدر محمد ایوب نے بودھوں کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کرنے والے پاکستانی بودھوں کے وفد کے مصارف ادا کرنے کے لئے اپنے ذاتی فنڈ سے ۲۳ ہزار روپے دئے ہیں بودھوں کا بین الاقوامی اجتماع ۱۲ سے ۲۰ نومبر تک کمبوڈیا میں ہو رہا ہے۔

ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات

بقیہ صفحہ اول

نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا ہزاروں احباب نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ آپ بہت مخلص اور تبلیغ کے بہت شیدائی تھے۔ آپ نے ۵ لڑکے اور ۳ لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔
حلقہ سول لائن لاہور کے احباب جماعت نے اس موقعہ پر بہت ہمدردی اور تعاون کا ثبوت دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(احمد حسین کاتب الفضل)

روس میں سٹالن کے نام پر رکھے گئے تمام شہروں کے نام تبدیل کر دئے جائیں گے

سٹالن گراڈ کا نام تبدیل کر کے پرانا نام رکھنے کا فیصلہ

ماسکو ۱۱۔ نومبر۔ سرکاری روسی ذرائع نے کل بتایا کہ روس کے سٹالن گراڈ اور سٹالن آباد شہروں کے نام تبدیل کر دئیے جائیں گے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ سٹالن گراڈ کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ شہر کی میونسپل کونسل نے کیا ہے
سٹالن گراڈ جنوب مشرقی یورپی روس میں دریائے والگا کے کنارے آباد ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس شہر نے بڑی شہرت حاصل کی تھی۔ سٹالن آباد وسطی ایشیائی جمہوریہ تاجکستان کا دارالحکومت ہے۔
سٹالن آباد کا نام اس کے سابق نام پر رکھا جائے گا۔ سٹالن آباد کی ٹاؤن کونسل کے ایک ترجمان نے بتایا کہ تاجکستان کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سٹالن آباد کا نام تبدیل کر کے پرانا نام رکھنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔
روسی خبر رساں ایجنسی طاس نے بتایا ہے کہ مشرقی سائبیریا کے جن شہروں کے نام سٹالن کے نام پر ہیں۔ انہیں تبدیل کر دیا جائے گا۔ یوکرین میں روسی لیڈر کے نام پر آباد ایک شہر سٹالینو کا نام کل تبدیل کر دیا گیا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ روسی دارالحکومت کے قریب آباد ایک قصبہ سٹالینو الکی کا نام بھی عنقریب تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تاجکستان کے پہاڑوں کی ایک چوٹی کا نام جس کا نام سٹالن کے نام پر ہے تبدیل کیا جائے گا یا نہیں۔

اعلان

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ۱۹۶۱-۶۲ سسمہ کے لئے ہاؤس ٹیکس کی اسسمنٹ لسٹ مرتب کر لی ہے جو دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو مورخہ ۲۵/۱۱/۶۱ تک تحریری اعتراض کر سکتا ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی اعتراض قابلِ غور نہ ہو گا۔

بشارت الرحمٰن ایم۔ اے
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیزم شمس الحق سات آٹھ یوم سے بیمار ہے رات کو تکلیف بہت شدت اختیار کر جاتی ہے اور دمہ جیسی صورت اختیار کر لیتی ہے۔
اسی طرح کراچی سے اطلاع ملی ہے کہ میرے چچا جان مکرم شیخ فیض قادر صاحب بھی بیمار ہیں۔
ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاندان حضرت مسیح موعودؑ درویشان کرام اور دیگر بزرگان واحباب سے مودبانہ درخواست دعا ہے۔ (شیخ نور الحق کارکن دفتر ... ربوہ)

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴